سلسلة قصص الانبياء

9

پتھروں کی بارش

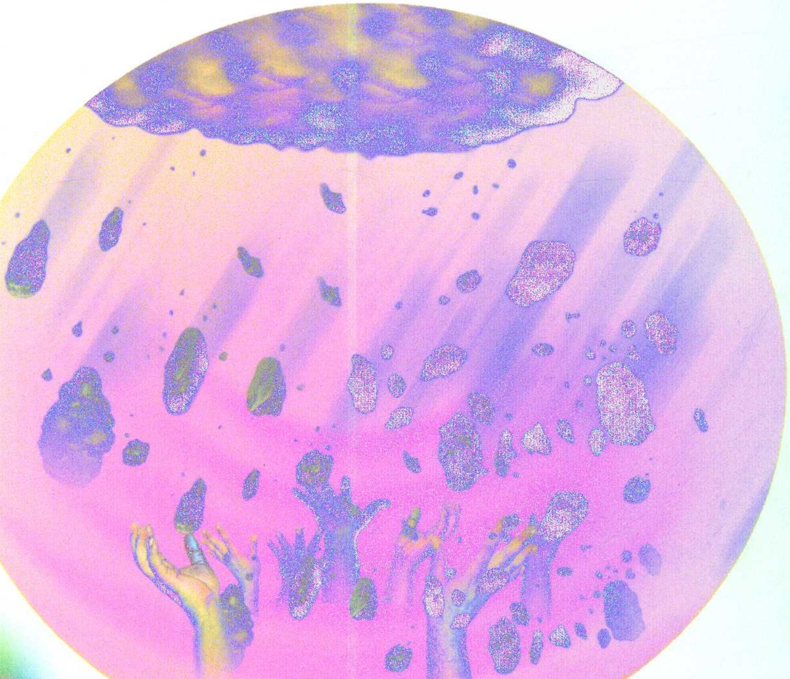

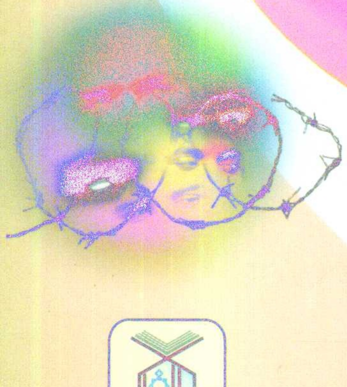

اشتیاق احمد

دارالسلام
DARUSSALAM

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

سلسلۃ قصص الانبیاء

9

پتھروں کی بارش

قصہ سیّدنا لُوط علیہ السلام

اشتیاق احمد

دارالسلام
DARUSSALAM
کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
ریاض • جدہ • شارجہ • لاہور
کراچی • لندن • ہیوسٹن • نیویارک

جملہ حقوق اشاعت برائے دارالسلام پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز محفوظ ہیں۔
یہ کتاب یا اس کا کوئی حصہ کسی بھی شکل میں ادارے کی پیشگی اور تحریری اجازت کے بغیر شائع نہیں کیا
جاسکتا۔ نیز اس کتاب سے ماخوذ سمعی و بصری کیسٹس اور سی ڈیز وغیرہ کی تیاری بھی غیر قانونی ہوگی۔

© مكتبة دار السلام، ١٤٢٦ هـ
فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر
احمد، اشتياق
قصة لوط عليه السلام (اردو). / اشتياق احمد - الرياض، ١٤٢٦ هـ
ص: ٢٤ مقاس: ١٤×٢١ سم
ردمك: ٧-٣٤-٧٣٢-٩٩٦٠
١- لوط (عليه السلام) أ- العنوان
ديوي: ٢٢٩,٥ ١٤٢٦/٢٩٨

رقم الإيداع: ١٤٢٦/٢٩٨
ردمك: ٧-٣٤-٧٣٢-٩٩٦٠

نام کتاب: پتھروں کی بارش (سلسلہ قصص الانبیاء ؑ) مصنف: اشتیاق احمد

منتظم اعلیٰ: عبدالمالک مجاہد

مجلس انتظامیہ: محمد طارق شاہد (انچارج شعبہ اطفال و شباب) حافظ عبدالعظیم اسد (منیجر دارالسلام لاہور)
مجلس مشاورت: حافظ صلاح الدین یوسف ڈاکٹر محمد اختر ٹھوکر اشتیاق احمد اشفاق احمد خاں
عرفان جمیل محمد ایمن ثاقب قاری طارق جاوید
ڈرائنگ اینڈ السٹریشن: زاہد سلیم چودھری (آرٹ ڈائریکٹر)

معاونین: میاں خالد محمود عمر فاروق احسن محمود حافظ عمران خان خطاطی: اکرام الحق

سعودی عرب (ہیڈ آفس)

پوسٹ بکس: 22743 الریاض: 11416 سعودی عرب
فون: 4043432-4033962 1 00966 فیکس: 4021659
Website: http://www.dar-us-salam.com E-mail: riyadh@dar-us-salam.com
① طریق مکہ۔ الخلیج۔ الریاض فون: 4614483 1 00966 فیکس: 4644945 ③ جدہ فون: 6879254 2 00966 فیکس: 6336270
② شارع الاربعین۔ الملز۔ الریاض فون: 4735220 فیکس: 4735221 ④ الخبر فون: 8692900 3 00966 فیکس: 8691551

شارجہ فون: 5632623 6 00971 فیکس: 5632624 لندن فون: 5202666 208 0044 فیکس: 5217645 208
امریکہ ① ہیوسٹن فون: 7220419 713 001 فیکس: 7220431 ② نیویارک فون: 6255925 718 001 فیکس: 6251511

پاکستان (ہیڈ آفس و مرکزی شوروم)

① 36۔ لوئر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ، لاہور فون: 7110081-7111023-7232400-7240024 42 0092 فیکس: 7354072
website: www.darussalampk.com e-mail: info@darussalampk.com
② غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور فون: 7120054 فیکس: 7320703 ③ مون مارکیٹ اقبال ٹاؤن۔ لاہور فون: 7846714
④ Z-110,111 (D.C.H.S) مین طارق روڈ (بالمقابل ڈی پریٹ شاپنگ مال) کراچی فون: 0092-21-4393936 فیکس: 4393937

پیش لفظ

آدمی میں جب ضمیر نام کی کوئی چیز باقی نہ رہے، تو پھر فتنہ وفساد اُس کے مزاج کا حصہ بن جاتا ہے۔ پھر وہ جھوٹ کو سچائی پر ترجیح دینا اپنا حق سمجھتا ہے۔ حیا کے مقابلے میں بے حیائی اُسے زیادہ مرغوب ہو جاتی ہے۔ خیر کی جگہ شر کو پسند کرنے لگتا ہے۔ یہی چیزیں اُسے ذلت وگمراہی کے اُس گڑھے میں دھکیل دیتی ہیں، جو جہنم کی آگ سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔

دنیا میں بے شمار قومیں، فتنہ وفساد میں مبتلا ہو کر پیوندِ خاک ہوئیں، اور وہ آنے والی نسلوں کے لیے نشانِ عبرت بن گئیں۔ وہ بھی ایک ایسی ہی قوم تھی، جو گمراہی کے راستے پر چلی، لیکن اُس کی گمراہی کوئی معمولی گمراہی نہیں تھی۔ اُنھوں نے ایک ایسا بدترین گناہ ایجاد کیا جس کا کبھی کسی نے تصور نہیں کیا تھا اور جس کے تصور سے شرم وحیا لرز کر رہ جاتی ہے، پاکیزگی، شرم سار ہو کر اپنا منہ چھپا لیتی ہے۔ اس بدترین گمراہی کے ساتھ ساتھ وہ کفر وشرک کے راستے پر بھی چلے۔ اِس سے اُن کا جرم اور بھی شدید ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ وہ اُس وقت تک کسی قوم پر عذاب نہیں بھیجتا، جب تک کہ اُن کی ہدایت ورہنمائی کے لیے اپنا کوئی رسول نہ بھیج دے۔ اس قوم کو خرابیوں سے بچانے اور اُنھیں اپنے عذاب سے ڈرانے کے لیے، اللہ تعالیٰ نے انھی میں سے ایک بندے کو رسول بنا کر بھیجا۔ وہ نہایت پاکیزہ فطرت اور سچے انسان تھے۔ اُنھوں نے

اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا۔ بُرے کاموں سے گریز کرنے کی تلقین کی، انھیں اللہ کے عذاب سے ڈرایا۔

لیکن جس کی فطرت مسخ ہو چکی ہو، بے حیائی جس کے رگ و پے میں زہر بن کر اُتر چکی ہو، کفر کی تاریکی جس کے دماغ کو اپنی گرفت میں لے چکی ہو...... اُس کے لیے ہر نصیحت بے کار جاتی ہے۔ انھوں نے اللہ کے نبی کی دعوت کو ماننے سے انکار کر دیا۔ اُن کا مذاق اُڑایا، انھیں پاگل اور دیوانہ کہا، لیکن اللہ کے نبی پھر بھی مایوس نہ ہوئے صبر و تحمل کے ساتھ دعوتِ حق کا فرض نبھاتے رہے، یہاں تک کہ انھیں مدد کے لیے اللہ کے حضور دعا کرنا پڑی:

> ”اے میرے پروردگار! اس فساد کرنے والی قوم کے مقابلے میں میری مدد فرما!“

اس دعا کے نتیجے میں، بدترین گمراہی کے راستے پر چلنے والی قوم پر اللہ کا عذاب ”پتھروں کی بارش“ کی صورت میں نازل ہوا۔ ہماری یہ کہانی، اُسی قوم کی گمراہی اور اُس کے عبرت ناک انجام کی عکاسی کرتی ہے۔

آپ بھی پڑھیے...... صرف کہانی سمجھ کر نہیں..... ایک نصیحت سمجھ کر۔

والسلام

عبدالمالک مجاہد

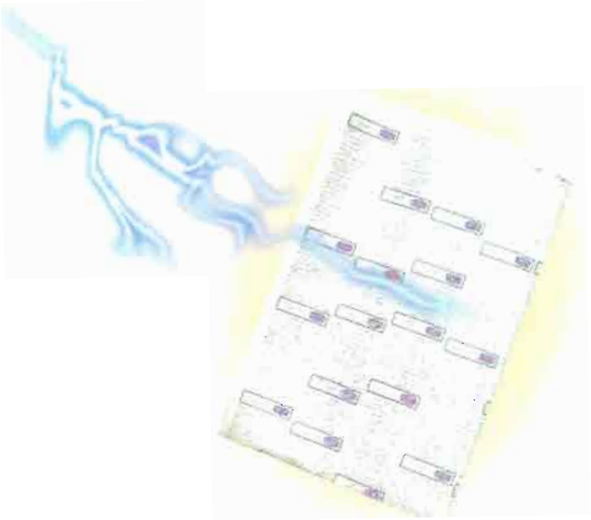

خان عبدالجبار گھر میں داخل ہوئے تو ان کا چہرہ خوف کی وجہ سے سفید نظر آ رہا تھا۔ سب دوڑ کر ان کے گرد جمع ہو گئے۔

''کیا ہوا ابو! کوئی بری خبر سنی ہے کیا؟'' ان کے بڑے بیٹے وقار نے کہا۔

''کوئی حادثہ ہو گیا ہے کیا؟'' ان کی بیٹی شازیہ بول اٹھی۔

''کوئی نقصان ہو گیا شاید۔'' ان کی بیوی سلمٰی بولیں۔

ان باتوں میں سے کوئی بات بھی نہیں۔

''کچھ مجاہدین شہید کر دیے گئے ہیں، یہی بات ہے نا ابو۔'' چھوٹا بیٹا انوار بول پڑا۔

''نہیں! بات صرف یہ ہے کہ میں نے اخبار میں ایک خوفناک خبر پڑھی ہے۔''

آخر خان عبدالجبار گویا ہوئے۔ یہ سن کر ان سب کے منہ بن گئے۔۔۔۔

''یہ کیا بات ہوئی، اخبار کی خوفناک خبر سے بھلا ہم کیوں اتنا اثر لیں۔''

”ہمیں اثر لینا چاہیے، اس کی وجہ ہے۔ میں تم لوگوں کو کئی ہزار سال پہلے کا ایک خوفناک واقعہ سنانا چاہتا ہوں، پھر میں وہ خبر پڑھوں گا، تب تم بتانا کہ ہمیں اثر لینا چاہیے یا نہیں۔“

”لیکن پہلے آپ ناشتا تو کر لیں، شاید آپ بھول گئے کہ آپ سیر کے لیے گھر سے نکلے تھے۔ راستے میں مل گیا اخبار والا، اس نے اخبار آپ کو راستے ہی میں دے دیا اور آپ وہ خبر پڑھ کر گویا سب کچھ بھول گئے۔“ سلمیٰ بیگم نے جلدی جلدی کہا۔

”یہی بات ہے بیگم۔“

”تب پھر پہلے سب ناشتا کریں گے، پھر بیٹھ کر واقعہ سنیں گے۔“ سلمیٰ بیگم بولیں۔

”اور چھٹی کا فائدہ اٹھائیں گے۔“ وقار مسکرایا۔

ناشتے کے بعد سب خان عبدالجبار کے گرد بیٹھ گئے...... اور انھوں نے کہنا شروع کیا:

”تم جانتے ہی ہو، اللہ کے رسول سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی قوم بتوں کو پوجتی تھی۔ آپ کی لاکھ کوششوں کے باوجود، ان کی بیوی اور بھتیجے سیدنا لوط علیہ السلام کے علاوہ کوئی ایمان نہ لایا۔ ان تینوں نے مصر کی طرف ہجرت کی۔ پھر سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے سیدنا لوط علیہ السلام کو دین کی تبلیغ کے لیے، اُردن کے شہر سدوم کی طرف بھیجا۔ سیدنا لوط علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے نبوت عطا فرمائی۔

سدوم کے لوگ دنیا کے بدترین لوگ تھے۔ ان کے اخلاق بہت بُرے تھے۔ خبیث ترین لوگ تھے۔ ان کی زندگی لوٹ کھسوٹ، ڈاکا زنی اور خیانت سے پُر تھی۔ کوئی کتنی ہی بُرائی کرتا نظر آتا، اسے بالکل نہ روکتے۔ ان سب بُرائیوں سے بڑھ کر ان میں

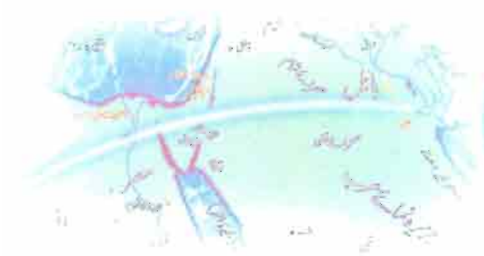

سیدنا ابراہیم علیہ السلام

سیدنا لوط علیہ السلام

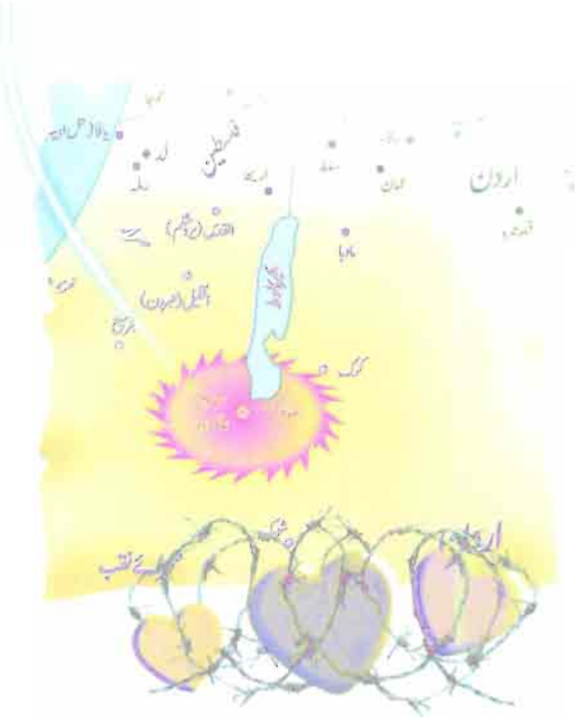
فلسطین
اردن
اردن

ایک بُرائی اور تھی۔ وہ تھی ان کی پرلے درجے کی بے حیائی۔ کائنات میں ایسی بے حیائی اس قوم سے پہلے کسی نے نہیں کی تھی۔ ان کے اخلاق اس حد تک تباہ ہو چکے تھے کہ وہ بے حیائی کا کام تو کرتے ہی تھے، کرنے کے بعد لوگوں کو بھی بتاتے پھرتے تھے۔ اپنی مجلسوں میں اس کا تذکرہ کرتے تھے۔ اس طرح یہ بُرائی اور زیادہ تیزی سے پھیل گئی۔ اللہ نے جو چیزیں حرام کی تھیں، وہ سب انھوں نے حلال قرار دے دیں۔

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر بہت مہربان ہے، اس وقت تک کسی قوم پر عذاب مسلط نہیں کرتا، جب تک کہ اپنی طرف سے کوئی رسول ان کی طرف نہ بھیج دے، جو انھیں سیدھے راستے کی طرف بلائے، اللہ کے عذاب سے ڈرائے اور ان کے گناہوں کی خرابیوں سے انھیں آگاہ کرے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''ہم اس وقت تک عذاب نہیں دیتے جب تک کہ ہم کوئی رسول نہ بھیج دیں۔''

سیدنا لوط علیہ السلام کی قوم کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔ جب ان کے گناہ انتہا کو پہنچ گئے کفر پوری شدت اختیار کر گیا، تو اللہ تعالیٰ نے انھی میں سے ایک بندے سیدنا لوط علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیج دیا، جو نہایت پاک دامن اور سچے انسان تھے۔ اخلاق کے بہت بھلے تھے۔

انھوں نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا۔ ایک اللہ کو معبود ماننے کی دعوت دی۔ حرام کاموں سے باز آنے کے لیے کہا۔ انھیں ڈرایا کہ اگر تم باز نہ آئے، تو اللہ کا عذاب تمھیں آ پکڑے گا۔ سیدنا لوط علیہ السلام صبح شام ان کے پاس جاتے رہے اور اللہ کے عذاب سے انھیں ڈراتے رہے، لیکن وہ اپنے گناہوں پر ڈٹے رہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

’’جب ان سے ان کے بھائی لوط نے کہا، تم کیوں نہیں ڈرتے، میں تمہاری طرف امانت دار رسول ہوں، اللہ سے ڈرو اور میری پیروی کرو، میں تم سے کوئی اجرت طلب نہیں کرتا۔ میری اجرت تو میرا اللہ ہی دے گا، جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔‘‘

پھر سیدنا لوط علیہ السلام نے ان سے کہا:

’’تم نے ایسی بے حیائی اختیار کی ہے، جو تم سے پہلے اس جہاں میں کسی نے نہیں کی۔ تم مردوں سے بدفعلی کرتے ہو، لوگوں کو راستے سے روکتے ہو اور اپنی مجلسوں میں بُرے کام کرتے ہو۔‘‘

آپ نے ان بُرے کاموں سے انھیں دن رات روکا۔ وہ لوگ صرف اس بے حیائی ہی میں مبتلا نہیں تھے، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ وہ مشرک بھی تھے، رسولوں کو جھٹلاتے تھے، لوگوں کے راستے میں کھڑے ہو جاتے تھے۔ انھیں قتل کر دیتے تھے اور ان کا مال اپنے قبضے میں لے لیتے تھے اور پھر ایک دوسرے کو ان بُرے کاموں سے روکتے بھی نہیں تھے۔ سیدنا لوط علیہ السلام کی تمام باتیں سن کر وہ ایک جگہ جمع ہوئے۔ انھوں نے آپس میں مشورہ کیا اور سیدنا لوط علیہ السلام کی دعوت کو ماننے سے انکار کر دیا۔ ان کا مذاق اڑایا۔ انھیں پاگل اور دیوانہ کہا۔ سیدنا لوط علیہ السلام پھر بھی ان سے مایوس نہ ہوئے۔ برابر انھیں تبلیغ کرتے رہے، اور ان کی باتوں پر صبر کرتے رہے۔ یہاں تک کہہ کر خان عبدالجبار خاموش ہو گئے۔ اس وقت انوار نے کہا:

اذ قال لهم اخوهم لوط الا تتقون ○ انی لکم رسول امین ○

فاتقوا الله واطیعون ○ وما اسئلکم علیه من اجر ان اجری

الا علی رب العلمین ○ اتاتون الذکران من العلمین ○

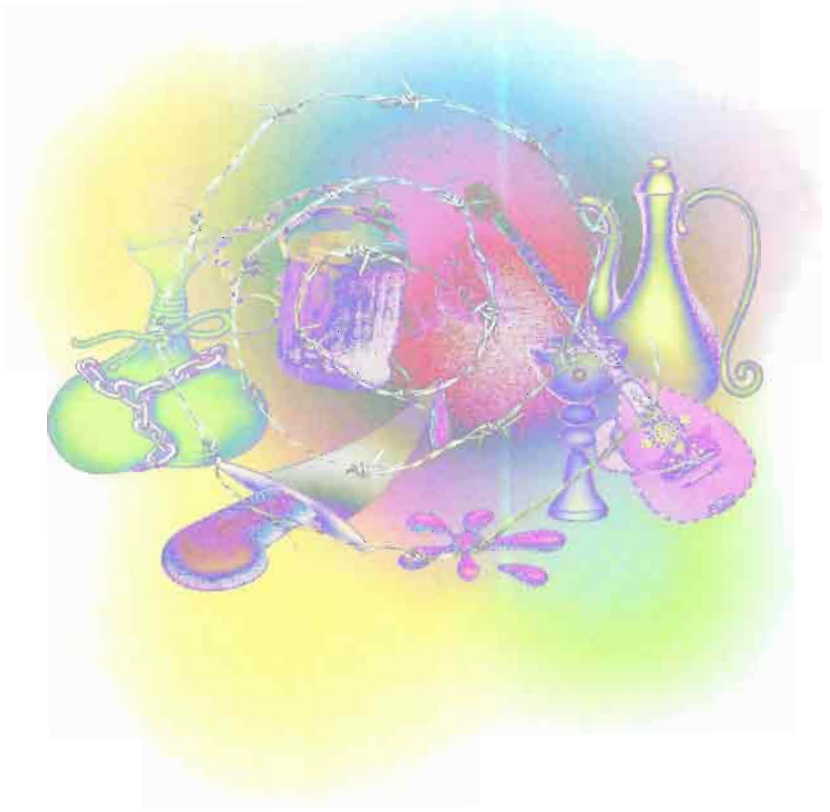

”یہ ہے اللہ کے نبی کی شان! پوری قوم کے مقابلے میں اکیلے ہیں، پھر بھی ڈٹے ہوئے ہیں...... اللہ اکبر۔“

”ہاں بیٹا! یہی بات ہے۔“

”لیکن ابو! وہ خبر کیا ہے۔“

”پہلے یہ واقعہ سن لو...... ہاں تو میں کہہ رہا تھا، انھوں نے اپنی تبلیغ جاری رکھی۔ یہاں تک کہ ایک دن انھوں نے کہا:

”کیا باوجود دیکھنے بھالنے کے پھر بھی تم بدکاری کر رہے ہو؟ یہ کیا بات ہے کہ تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس شہوت سے آتے ہو؟ حق یہ ہے کہ تم بڑی ہی نادانی کر رہے ہو۔“

سیدنا لوط علیہ السلام کی قوم نے ان کی کوئی بات نہ سنی۔ شیطان نے انھیں بالکل اندھا کر دیا تھا۔ بے حیائی ان کے اندر رچ بس چکی تھی۔ جو انھیں بُرے کاموں سے روکتا، وہ اسے بُری نظروں سے دیکھتے تھے۔ آخر انھوں نے فیصلہ کیا کہ سیدنا لوط علیہ السلام کو اور جو لوگ ان پر ایمان لائے ہیں، انھیں شہر سے نکال دو۔

ادھر سیدنا لوط علیہ السلام نے ان سے فرمایا:

”میں تمھارے (اس بُرے) کام سے سخت ناخوش ہوں۔“

یہ سن کر قوم کے لوگوں نے کہا:

”اگر تم سچے ہو تو ہم پر اللہ کا عذاب لے آؤ۔“

اب سیدنا لوط علیہ السلام کو یقین ہو گیا کہ یہ قوم ایمان نہیں لائے گی، ان سے ایسی امید

ولوطا إذ قال لقومه أتأتون الفاحشة وأنتم تبصرون ○ أئنكم لتأتون الرجال شهوة من دون النساء بل أنتم قوم تجهلون

سیدنا
لوط
علیہ السلام

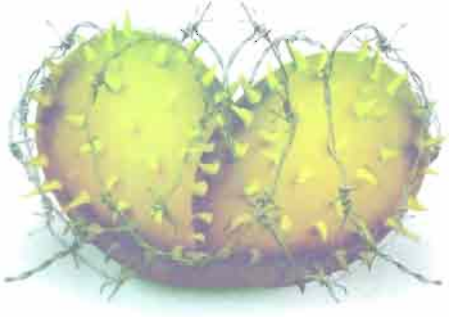

رکھنا بے کار ہے، چنانچہ انھوں نے اللہ کے حضور دعا کی:

"اے میرے پروردگار! اس فساد کرنے والی قوم کے مقابلے میں میری مدد فرما۔"

اللہ تعالیٰ نے سیدنا لوط علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی، ان کی طرف اپنے فرشتوں کو بھیجا۔ یہی وہ فرشتے تھے، جو پہلے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے پاس انسانی شکل میں گئے تھے اور وہ ان کے لیے ایک بچھڑا بھون کر لے آئے تھے۔ فرشتوں نے انھیں ایک بیٹا پیدا ہونے کی خوشخبری سنائی تھی، یعنی سیدنا اسحاق علیہ السلام کی۔ پھر فرشتوں نے انھیں بتایا کہ وہ قومِ لوط کو تباہ کرنے جا رہے ہیں۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے فرشتوں سے کہا:

> "اس میں تو لوط بھی ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ جو لوگ یہاں رہتے ہیں ہمیں سب معلوم ہے، ہم ان کو اور ان کے گھر والوں کو بچا لیں گے، سوائے ان کی بیوی کے کہ وہ پیچھے رہنے والوں میں ہوگی۔"

فرشتے انسانی صورت میں آپ کے پاس آئے، تو آپ کھیتوں میں کام کر رہے تھے۔ انھوں نے آپ کے ہاں ٹھہرنے کی خواہش ظاہر کی۔ آپ کو ان کی خواہش رد کرنے میں شرم محسوس ہوئی اس لیے آپ ان کے آگے آگے گھر کی طرف چل پڑے۔ سیدنا لوط علیہ السلام اشاروں کنایوں میں ایسی باتیں کہنے لگے کہ جن کو سن کر وہ اس بستی سے چلے جائیں اور کسی دوسری بستی میں جا ٹھہریں۔ آپ نے ان سے کہا: اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ روئے زمین پر اس بستی والوں سے زیادہ گئے گزرے اور خبیث لوگ بھی ہوں گے، لیکن فرشتے آپ کے ساتھ آپ کے گھر پہنچ گئے۔

آپ مہمانوں کے ساتھ گھر میں تھے کہ قوم کے لوگوں کو مہمانوں کے بارے میں

علم ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

> ”جب ہمارے فرشتے لوط کے پاس آئے تو وہ ان کے آنے سے غم ناک اور تنگ دل ہوئے اور کہنے لگے کہ آج کا دن بڑی مشکل کا دن ہے۔“

ولما جاءت رسلنا لوطا سيء بهم وضاق بهم ذرعا وقال هذا يوم عصيب
سیدنا لوط
علیہ السلام

سیدنا لوط علیہ السلام جانتے تھے کہ اگر قوم کو پتا چل گیا تو قوم والے ان کے مہمانوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کریں گے، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اور اس (لوط) کی قوم دوڑتی ہوئی اس کے پاس آ پہنچی، وہ تو پہلے ہی سے بدکاریوں میں مبتلا تھی۔" سیدنا لوط علیہ السلام نے کہا:

"اے قوم کے لوگو! یہ ہیں میری بیٹیاں، جو تمہارے لیے بہت ہی پاکیزہ ہیں، اللہ سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانوں کے بارے میں رسوا نہ کرو۔ کیا تم میں ایک بھی بھلا آدمی نہیں۔"

قوم کے لوگوں نے کہا:

> ”کیا ہم نے تم کو سارے جہاں کی حمایت وطرف داری سے منع نہیں کیا۔“

سیدنا لوط علیہ السلام اچھی طرح جانتے تھے کہ یہ فاسق لوگ کیا چاہتے ہیں، چنانچہ انھوں نے جو جواب دیا وہ قرآنِ مجید میں اس طرح آیا ہے:

> ”اے میری قوم! یہ میری بیٹیاں، یعنی قوم کی عورتیں، تمہارے لیے بہت ہی پاکیزہ ہیں۔“

نبی باپ کے برابر ہوتا ہے، اس لحاظ سے قوم کی عورتیں ان کی بیٹیاں تھیں۔ ان کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ تم یہ بُرا کام کیوں کرتے ہو، عورتوں سے شادیاں کرلو۔ یہ طریقہ فطرت کے عین مطابق ہے اور صحیح طریقے کے مطابق ہے، لیکن وہ قوم بدکار تھی بدکاری نے انھیں اندھا کردیا تھا، ان کی عقل ماری گئی تھی، چنانچہ بے حیائی سے بولے:

”تمھیں معلوم ہے، جو ہم چاہتے ہیں۔“

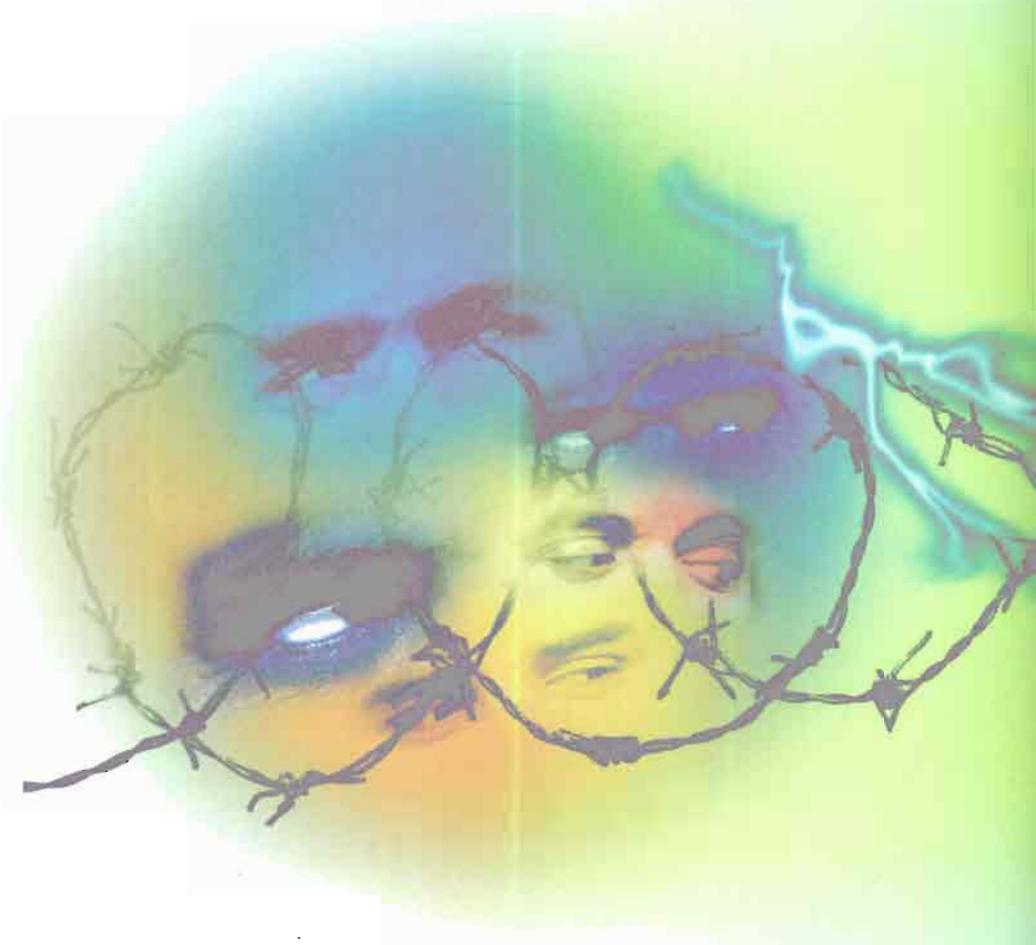

سیدنا لوط علیہ السلام اپنی قوم کے لوگوں کو گھر میں داخل ہونے سے روکنے کی کوشش کرتے رہے۔ دروازہ بند تھا، وہ لوگ اسے کھولنے اور اندر گھسنے کی کوشش کر رہے تھے۔

آپ دروازے کے پیچھے سے انھیں نصیحت فرما رہے تھے۔

جب صورتِ حال نازک ہوگئی، تو آپ نے فرمایا:

”اے کاش! مجھ میں تمھارے مقابلے کی طاقت ہوتی، یا میں کسی مضبوط

قلعے میں پناہ پکڑ سکتا۔"

مطلب یہ کہ میں اتنا طاقت ور ہوتا یا میرا کوئی خاندان ہوتا، جو میری مدد کرتا تو میں تمھیں وہ سزا دیتا جس کے تم حق دار ہو۔ فرشتوں نے آپ کی بات سنی اور ان کے رنج اور غم کو محسوس کیا تو خاموش نہ رہ سکے۔ قرآن کریم نے ان کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"اے لوط! ہم تیرے رب کی طرف سے بھیجے ہوئے (فرشتے) ہیں۔

17820

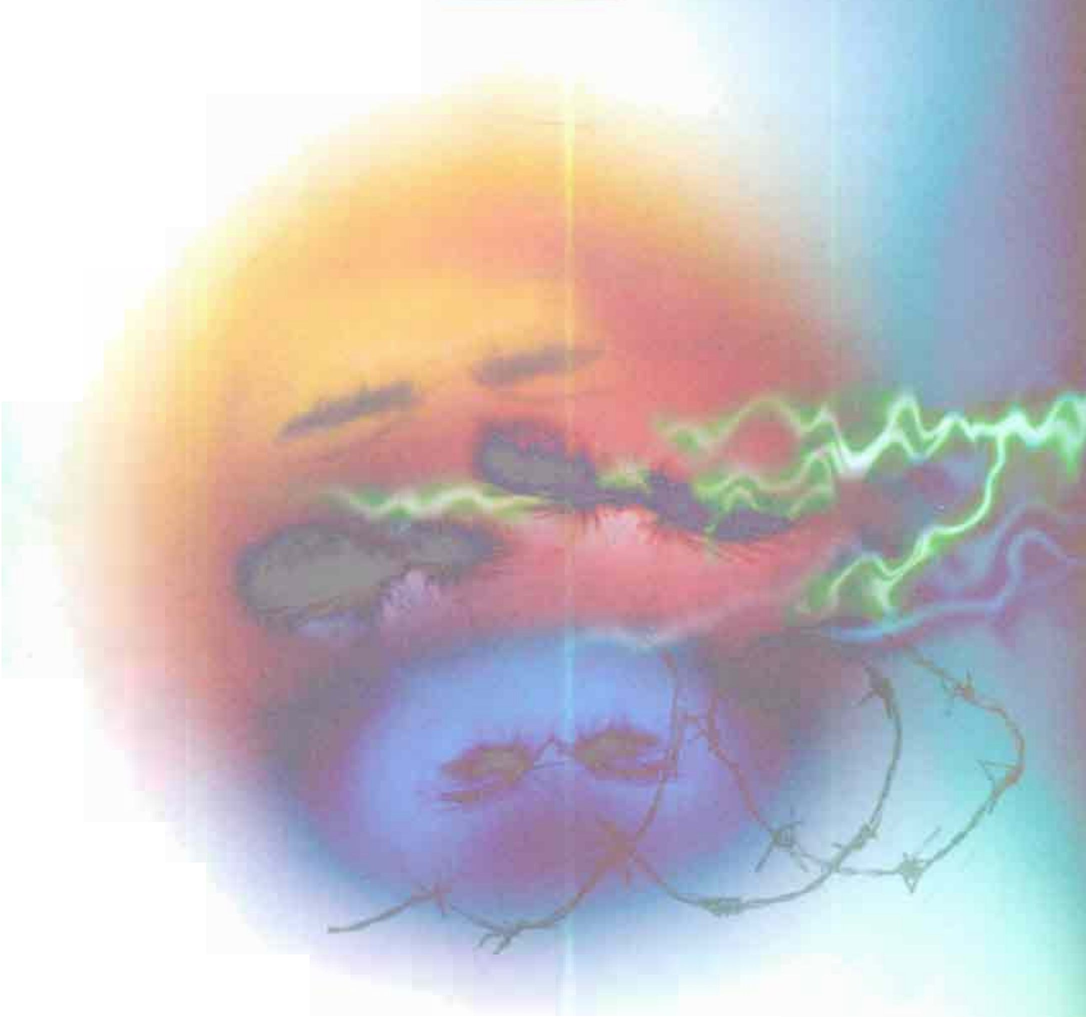

ناممکن ہے کہ یہ تجھ تک پہنچ جائیں۔''

مفسرین فرماتے ہیں کہ سیدنا جبریل علیہ السلام باہر تشریف لے گئے اور اپنے پر کا ایک کنارہ ان کے چہروں پر مارا تو وہ اندھے ہو گئے، بلکہ ان کی آنکھیں بالکل ختم ہو گئیں، ان کی جگہ بھی باقی نہ رہی اور آنکھوں کا نشان بھی ختم ہو گیا۔ وہ دیواروں کو ٹٹولتے اور اللہ کے نبی کو دھمکیاں دیتے لوٹ گئے۔ جاتے ہوئے وہ کہہ رہے تھے: جب صبح ہو گی، تو تم سے

نپٹیں گے۔

پھر فرشتوں نے سیدنا لوط علیہ السلام سے کہا:

> ”تو اپنے گھر والوں کو لے کر رات کے کسی حصے میں نکل جا اور تم سے کوئی شخص پیچھے مڑ کر نہ دیکھے، البتہ تیری بیوی کو وہی عذاب پہنچے گا، جو ان کے لیے مقدر ہو چکا۔“

مطلب یہ تھا کہ آپ کو ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں، پریشان نہ ہوں، ہم فرشتے ہیں، یہ لوگ آپ کا کچھ بگاڑ سکتے ہیں نہ ہمارا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ آپ اور آپ کے گھر والے رات کے وقت اس بستی سے نکل جائیں، اللہ نے فاسقوں کی اس قوم کے لیے ہلاکت لکھ دی ہے اور جب آپ عذاب کی آواز سنیں، تو آپ میں سے کوئی بھی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے، اور اے لوط! اللہ آپ کو اور آپ پر ایمان لانے والوں کو بچا لے گا، جب کہ آپ کی بیوی ان فاسق کافروں کے ساتھ ہلاک ہوگی۔

فرشتوں نے سیدنا لوط علیہ السلام کو وہ وقت بھی بتا دیا، جو عذاب کے لیے مقرر ہو چکا تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

> ”ان کے عذاب کے لیے صبح کا وقت مقرر ہو چکا ہے۔ کیا صبح قریب نہیں؟“

چنانچہ سیدنا لوط علیہ السلام اپنے اہل، جنہوں نے آپ کی پیروی کی تھی، ان کو لے کر نکل پڑے۔ جب آپ اپنے شہر سے کچھ فاصلے پر گئے، تو اس وقت سورج نکل آیا۔ ساتھ ہی اللہ کا عذاب ان پر نازل ہو گیا۔ اس عذاب کو بھلا کون روک سکتا تھا۔ اس کو روکنا ناممکن تھا۔

سیدنا جبریل علیہ السلام نے ان کے شہر کو الٹ دیا اور وہ سات شہر تھے۔ پھر ان کو آسمان

کی طرف اٹھایا گیا اور الٹ پلٹ کر دیا گیا۔ نیچے والا حصہ اوپر اور اوپر والا حصہ نیچے کر دیا گیا۔ پھر ان پر بڑے بڑے پتھروں کی بارش برسائی گئی، ہر ایک پتھر پر اس آدمی کا نام لکھا تھا جس پر اس پتھر کو گرنا تھا۔ خواہ ان میں سے کوئی اپنے شہر میں موجود تھا یا سفر کی وجہ سے شہر سے باہر تھا۔ وہ پتھر بارش کی طرح ان پر برسے۔''

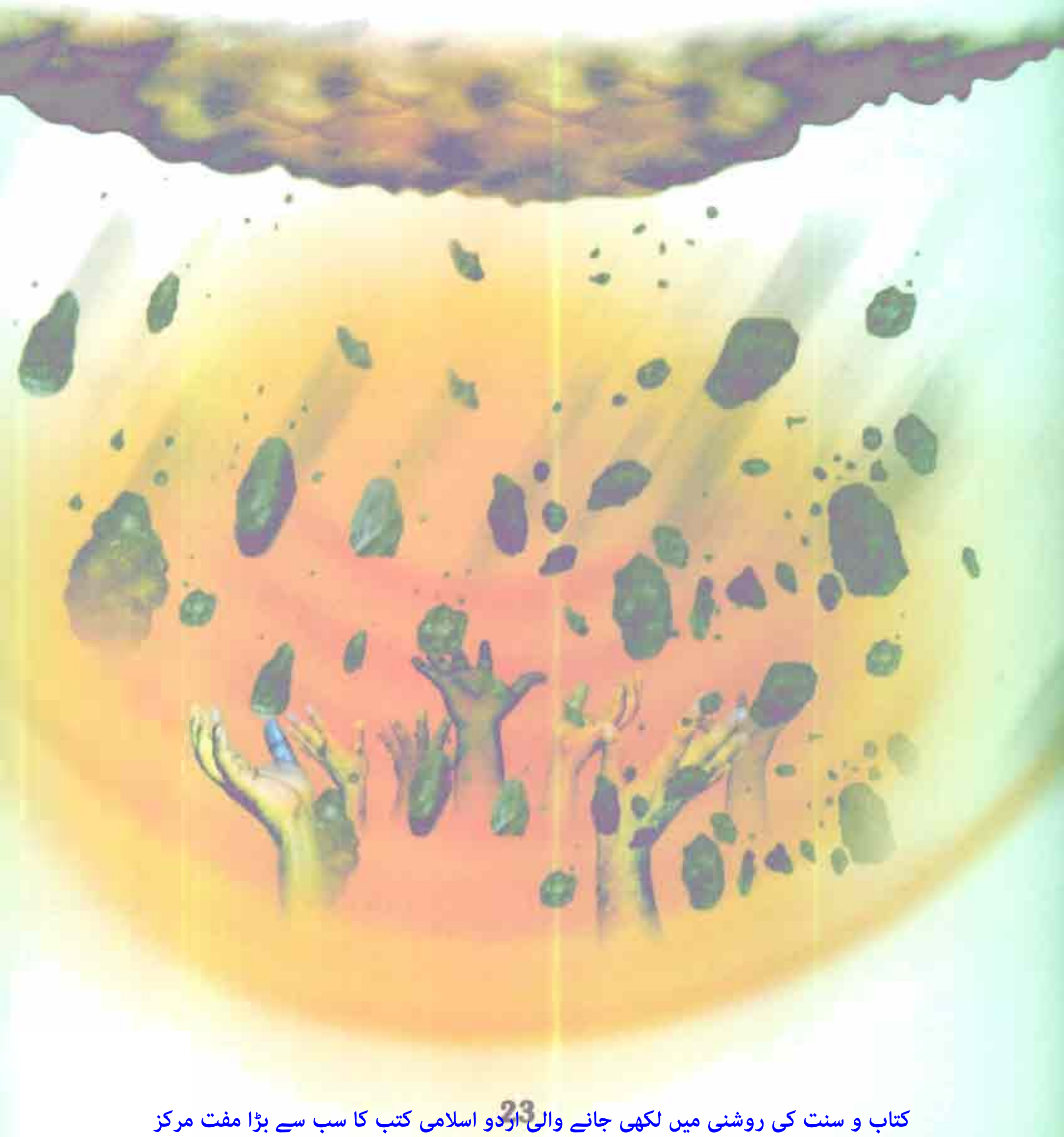

''آپ ......آپ کا مطلب ہے، پتھروں کی بارش ہوئی۔'' بچے بول اٹھے۔

''ہاں بچو، پتھروں کی بارش ہوئی!'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

> ''جب ہمارا حکم آ گیا، ہم نے اوپر والے حصے کو نیچے کر دیا اور ان پر کنکریلے پتھر برسائے جو تہ بہ تہ تھے۔ تیرے رب کی طرف سے نشان زدہ تھے اور وہ ان ظالموں سے کچھ بھی دور نہیں تھے۔''

اس طرح وہ بد بخت لوگ ہلاک ہو گئے۔ ان پر دردناک عذاب نازل ہوا۔ ان کے کفر اور بُرے کاموں کی وجہ سے انھیں سزا ملی اور آخرت میں بھی ان کا ٹھکانا جہنم ہو گا، جو بہت بُری جگہ ہے۔

بچو! یہ واقعہ آج مجھے اس وقت یاد آیا، جب ہمارے ملک کے ایک شہر خوشاب کے گاؤں میں پتھروں کی بارش کی خبر میں نے پڑھی۔ یہ دیکھو! یہ رہی وہ خبر...... میں اس خبر کو پڑھ کر کانپ گیا...... لو! تم بھی پڑھ لو۔

وہ سب اس خبر پر جھک گئے۔ وہ پڑھتے جا رہے تھے اور مارے حیرت اور خوف کے ان کا حال بُرا ہوا جا رہا تھا۔

پتھروں کی بارش

غلطی...... اور گناہ، انسان سے ہوتے آئے ہیں
اور توبہ کرنے والوں کے لیے
اللہ کی رحمت کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوا۔
لیکن جو گناہ کو لذت سمجھ کر کرنے لگے
گمراہی کو سچائی سمجھ کر اُس کی عبادت کرنے لگے اور ایسے
فعل سرانجام دینے لگے جس سے حیا، اپنا منہ چھپانے لگے
اخلاق دربدر ہو جائے اور
گمراہی کو حق سمجھا جانے لگے، تو پھر
ایسی قوم کا مٹ جانا...... کوئی بڑی بات نہیں
لیکن ''پتھروں کی بارش'' جیسا دردناک عذاب۔
نہ کبھی دیکھا گیا، نہ سنا گیا...... اتنا ذلت آمیز اور اتنا بڑا عذاب
کیوں نہ ہوتا...... اُن کا گناہ بھی تو اتنا بڑا تھا
ایک خوبصورت کہانی........... نصیحت کے لیے

دارالسلام
کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
ریاض • جدہ • شارجہ • لاہور
کراچی • لندن • ہیوسٹن • نیو یارک

ISBN: 9960-732-24-7
9 789960 732244